رفع الیدین پر علمی وتحقیقی کتاب

نور العینین

فی مسئلة

رفع الیدین

عند الرکوع وبعدہ فی الصلوۃ



تالیف

حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

فہرست عنوانات

تنبیہ: موجودہ دور میں رفع یدین کے خلاف ''تفسیر ابن عباس'' نامی کتاب سے استدلال کرنے والوں نے بقول سرفراز خان صفدر صاحب سُدی کی دُم تھام رکھی ہے اوران لوگوں کی پیشانی پر رُسوائی کا یہ داغ چمک رہا ہے۔

محمد بن السائب الکلبی کا تعارف

محمد بن السائب، ابوالنضر الکلبی کے بارے میں محدثین کرام کے چند اقوال درج ذیل ہیں:

۱۔ سلیمان التیمی نے کہا: ''كان بالكوفة كذابان أحدهما الكلبي'' کوفہ میں دو کذاب تھے، ان میں سے ایک کلبی ہے۔ [الجرح والتعدیل ۷/۲۷۰ وسندہ صحیح]

۲۔ قرہ بن خالد نے کہا: ''كانوا يرون أن الكلبي يرزف يعني يكذب'' لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کلبی جھوٹ بولتا ہے۔ [الجرح والتعدیل ۷/۲۷۰ وسندہ صحیح]

۳۔ سفیان ثوری نے کہا: ہمیں کلبی نے بتایا کہ تجھے جو بھی میری سند سے عن ابی صالح عن ابن عباس بیان کیا جائے تو وہ جھوٹ ہے اسے روایت نہ کرنا۔

[الجرح والتعدیل ۷/۲۷۱ وسندہ صحیح]

۴۔ یزید بن زریع نے کہا: کلبی سبائی تھا۔ [الکامل لابن عدی ۲۱۲۸/۶ وسندہ صحیح]

۵۔ محمد بن مہران نے کہا: کلبی کی تفسیر باطل ہے۔ [الجرح والتعدیل ۷/۲۷۱ وسندہ صحیح]

۶۔ جوزجانی نے کہا: كذاب ساقط [احوال الرجال: ۳۷]

۷۔ یحییٰ بن معین نے کہا: ليس بشيء کلبی کچھ چیز نہیں ہے۔

[تاریخ ابن معین، روایۃ الدوری: ۱۳۴۳]

۸۔ ابوحاتم الرازی نے کہا: ''الناس مجتمعون على ترك حديثه، لا يشتغل به، هو ذاهب الحديث'' اس کی حدیث کے متروک ہونے پر لوگوں کا اجماع ہے۔ اس کے ساتھ وقت ضائع نہ کیا جائے وہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔ [الجرح والتعدیل ۷/۲۷۱]

۹۔ حافظ ابن حجر نے کہا: ''المفسر متهم بالكذب ورمي بالرفض''

[تقریب التہذیب: ۵۹۰۱]

۱۰۔ حافظ ذہبی نے کہا: "ترکوہ" (محدثین نے) اسے ترک کر دیا ہے۔

[المغنی فی الضعفاء: ۵۵۲۵]

کلبی کے متعلق سرفراز خان صاحب نے لکھا ہے:

"کلبی کا حال بھی سن لیجئے...... کلبی کا نام محمد بن السائب بن بشر ابو النضر الکلبی ہے۔ امام معتمر بن سلیمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ کوفہ میں دو بڑے بڑے کذاب تھے، ایک ان میں سے کلبی تھا اور لیث بن ابی سلیم کا بیان ہے کہ کوفہ میں دو بڑے بڑے جھوٹے تھے۔ ایک کلبی اور دوسرا سدی۔ امام ابن معین کہتے ہیں کہ لیس بشئ، امام بخاری فرماتے ہیں کہ امام یحییٰ اور ابن مہدی نے اس کی روایت بالکل ترک کر دی تھی۔ امام ابن مہدی فرماتے ہیں کہ ابو جزء نے فرمایا: میں اس بات پر گواہی دیتا ہوں کہ کلبی کافر ہے۔ میں نے جب یہ بات یزید بن زریع سے بیان کی تو وہ بھی فرمانے لگے کہ میں نے بھی ان سے یہی سنا کہ "أشهد أنه كافر" میں نے اس کے کفر کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ

"يقول كان جبرائيل يوحي إلى النبي ﷺ فقام النبي لحاجته وجلس علي فأوحي إلى علي"

کلبی کہتا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی طرف وحی لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کسی حاجت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کی جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے تو جبرئیل علیہ السلام نے ان پر وحی نازل کر دی۔

(یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ مورد وحی اور مہبط وحی کو نہ پہچان سکے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول سمجھ کر ان کو وحی سنا گئے...... اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس بھولے بھالے جبرائیل علیہ السلام نے آگے پیچھے کیا کیا ٹھوکریں کھائی ہوں گی اور کن کن پر وحی نازل کی ہو گی اور نہ معلوم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی وہ اس خفیہ وحی میں کیا کچھ کہہ

گئے ہوں گے، ممکن ہے یہ خلافت بلا فصل ہی کی وحی ہو جس کو حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کان میں پھونک گئے ہوں گے۔ بات ضرور کچھ ہوگی۔ آخر کلبی کا بیان بلاوجہ تو نہیں ہوسکتا، اور کلبی کے اس نظریہ کے تحت ممکن ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام پہلی ہی وحی میں بھول کر حضرت محمد ﷺ کو سنا گئے ہوں اور مقصود کوئی اور ہو اور عین ممکن ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ہوں، آخر کلبی ہی کے کسی بھائی کا یہ نظریہ بھی تو ہے کہ:

جبرائیل کہ آمد چوں از خالق بے چوں ۔۔۔ بہ پیش محمد شد و مقصود علی بود

معاذ اللہ تعالیٰ، استغفر اللہ تعالیٰ، کلبی نے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام جناب رسول اللہ ﷺ اور وحی کو ایک ڈراما اور کھیل بنا کر رکھ دیا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ ثم العیاذ باللہ تعالیٰ۔ صفدر) بلکہ کلبی نے خود یہ کہا ہے کہ جب میں بطریق ابو صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہ کوئی روایت اور حدیث تم سے بیان کروں تو "فھو کذب" (وہ جھوٹ ہے) امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ حضرات محدثین کرام سب اس پر متفق ہیں کہ وہ متروک الحدیث ہے۔ اس کی کسی روایت کو پیش کرنا صحیح نہیں ہے۔ امام نسائی کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں ہے اور اس کی روایت لکھی بھی نہیں جا سکتی۔ علی بن الجنید، حاکم ابو احمد اور دارقطنی فرماتے ہیں کہ وہ متروک الحدیث ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں کہ وہ کذاب اور ساقط ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ اس کی روایت جھوٹ پر جھوٹ بالکل ظاہر ہے اور اس سے احتجاج صحیح نہیں ہے۔ ساجی کہتے ہیں کہ وہ متروک الحدیث ہے اور بہت ہی ضعیف اور کمزور تھا کیونکہ وہ غالی شیعہ ہے، حافظ ابو عبداللہ الحاکم کہتے ہیں کہ ابو صالح سے اس نے جھوٹی روایتیں بیان کی ہیں۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

"وقد اتفق ثقات أهل النقل على ذمه وترك الرواية عنه في الأحكام والفروع"

تمام اہل ثقات اس کی مذمت پر متفق ہیں اور اس پر بھی ان کا اتفاق ہے کہ احکام اور فروع میں اس کی کوئی روایت قابلِ قبول نہیں ہے۔

اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ کلبی کی تفسیر اول سے لے کر آخر تک سب جھوٹ ہے اس کو پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔ [تذکرۃ الموضوعات ص۸۲]

اور علامہ محمد طاہر الحنفی لکھتے ہیں کہ کمزور ترین روایت فن تفسیر میں کلبی عن ابی صالح عن ابن عباس ہے اور فإذا انضم إليه محمد بن مروان السدي الصغير فهي سلسلة الكذب . [تذکرۃ الموضوعات ص۸۲ واتقان ج۲ ص۱۸۹] اور اس روایت میں خیر سے یہ دونوں شیر جمع ہیں۔" [ازالۃ الریب ص۳۱۶،۳۱۶] نیز دیکھئے تنقید متین ص۱۶۷،۱۶۹

اس سند کا تیسرا راوی ابو صالح باذام: ضعیف ہے۔

ابو صالح باذام کا تعارف

۱۔ ابو حاتم الرازی نے کہا: يكتب حديثه ولا يحتج به [الجرح والتعدیل ۲/۴۳۲]

۲۔ نسائی نے کہا: ضعيف كوفي [الضعفاء والمتروکین: ۷۲]

۳۔ بخاری نے اسے کتاب الضعفاء میں ذکر کیا [رقم تحفۃ الاقویاء ص۲۱]

۴۔ حافظ ذہبی نے کہا: "ضعيف الحديث" [دیوان الضعفاء: ۵۲۳]

۵۔ حافظ ابن حجر نے کہا: "ضعيف يرسل" [تقریب التہذیب: ۶۳۴]

بعض علماء نے باذام مذکور کی توثیق بھی کر رکھی ہے مگر جمہور محدثین کی جرح کے مقابلے میں یہ توثیق مردود ہے۔

تنویر المقباس کی اس سند کے متعلق حافظ جلال الدین السیوطی لکھتے ہیں:

"وأوهى طرقه طريق الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس فإن انضم إلى ذلك رواية محمد بن مروان السدي الصغير فهي سلسلة الكذب"

تمام طرق میں سب سے کمزور ترین طریق "الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس رضي الله عنه" ہے اور اگر اس روایت کی سند میں محمد بن مروان السدی الصغیر بھی مل جائے تو پھر یہ سند "سلسلۃ الکذب" کہلاتی ہے۔ [الاتقان فی علوم القرآن ج۲ ص۲۱۶]

واضح رہے کہ یہ سند سلسلۃ الکذب ابو صالح تک ہے "الصحابة كلهم عدول

رضي الله عنهم ''صحابہ رضی اللہ عنہم تمام کے تمام عادل ہیں یہ قاعدہ کلیہ ہے، البتہ ان سے روایت کرنے والے بعد کے راویوں کا عادل وثقہ وصدوق ہونا ضروری ہے یہ بھی ایک قاعدہ کلیہ ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ تفسیر (تنویر المقباس) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت نہیں ہے بلکہ یہ محمد بن مروان السدی اور کلبی کی من گھڑت تفسیر ہے جسے انھوں نے کذب بیانی کرتے ہوئے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب کردیا ہے۔

تنبیہ: خود سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے رکوع سے پہلے اور بعد والا رفع یدین ثابت ہے۔

ابوحمزہ (عمران بن ابی عطاء الاسدی، تابعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''رأیت ابن عباس یرفع یدیه إذاافتتح الصلوة وإذا رکع وإذا رفع رأسه من الرکوع'' میں نے (سیدنا) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کو دیکھا کہ وہ شروع نماز، رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۳۵ ح ۲۴۳۱ وسندہ حسن]

یہ روایت مسائل الامام احمد (روایۃ عبداللہ بن احمد ۲۴۴/۱، ح ۳۳۱) مصنف عبدالرزاق (۶۹/۲ ح ۲۵۲۳) اور جزء رفع الیدین للبخاری (ح ۲۱) میں بھی موجود ہے۔

طاؤس (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ (بن عباس) کو نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ [جزء رفع الیدین: ۲۸ وسندہ صحیح]

سیدنا ابن عباس کا نماز میں رفع یدین کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نماز میں رفع یدین خشوع وخضوع کے خلاف نہیں ہے۔

تنبیہ: اس موضوع تفسیر کے اوکاڑوی ترجمے اور طرز استدلال میں بھی نظر ہے۔